# وہ اعمالِ صالحہ جن کی برکت سے باری تعالی اپنے بندوں کو نور عطا فرماتا ہے

## الْخُطْبَةُ الأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ نُورِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَرَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

**أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى:( يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1].

**محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر!** رب ارحم الراحمین اپنے بندوں کو اطاعت وعبادت کی برکت سے ایک نور عطا فرماتا ہے جس کی بدولت سے وہ دنیا میں رشد وہدایت اور امن وعافیت کی زندگی گذارتے ہیں اور آخرت میں اللہ تعالی کا عطا کیا ہوا وہ نور ان پر سایہ فگن ہوگا چنانچہ آخرت کے نور کے بارے میں باری تعالی کا ارشاد ہے:( يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ

---

(١) الحديد : ٢٨ .

بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[1]. جس دن تم مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھوگے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں چل رہا ہوگا—آج کے دن تم کو خوش خبری ہے ایسے باغوں کی جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی تم ان میں ہمیشہ ہمیش رہوگے، یہی بڑی کامیابی ہے۔ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت میں لوگوں کو ان کے اعمال کے بقدر نور عطا کیا جائے گا پس بعض لوگوں کو ایسا نور عطا ہوگا جو اپنی عظمت ووسعت میں پہاڑ کی طرح ہوگا جبکہ بعض لوگوں کو اس سے کم درجے کا ملے گا [2] الحاصل بندوں کو ان کے اعمال کے بقدر نور عطا کیا جائے گا اور نور کے اعتبار سے ان کے مختلف درجات ہوں گے سید الکونین ﷺ کا فرمان عالیشان ہے: « أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ»[3]. سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ اور جو گروہ ان کے بعد داخل ہوگا ان کے چہرے آسمان پر موتی کی طرح چمکنے والے ستاروں

---

(۱) الحديد : ۱۲ .
(۲) المستدرك : ۸۷۵۱ .
(۳) متفق عليه .

میں سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی طرح روشن ہوں گے، سب کے دل ایک شخص کے دل طرح ہوں گے نہ ان میں بغض ہوگا اور نہ حسد،

اللہ تعالی کی طرف سے نور کی تمنا کرنے والو! آئیے ذرا اُن اعمال پر غور کریں جنکے اہتمام سے بندے کو دنیا وآخرت میں نور نصیب ہوتا ہے؟ تو جاننا چاہئے کہ ان میں سب سے افضل عمل اور سب سے بنیادی سبب قرآن کریم کی تلاوت ہے نیز اس کے معانی میں غور وفکر اور اس کی ہدایات پر عمل ہے بلاشبہ قرآن کریم دلوں کا نور اور آنکھوں کا سُرور ہے قرآن کریم ذریعۂ ہدایت اور سراپا رنورا نیت ہے رب ذوالجلال والاکرام کا فرمان ہے: (وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ وَلَكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا)[۱]. اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے ایک روح بطور وحی نازل کی ہے۔آپ کو اس سی پہلے نہ یہ معلوم تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ کہ ایمان کیا ہے۔لیکن ہم نے اس (قرآن) کو ایک نور بنایا، اس کے ذریعے ہم اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں قرآن کریم شِفاء ورحمت اور سراپا ہدایت ہے اسی لئے بندوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اس کے ساتھ خصوصی تعلق رکھیں اور اس کی تعلیمات پر

(۱) الشورى : ۵۲.

مضبوطی کے ساتھ عمل کرتے رہیں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے : « كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ»[1]. اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے لہذا اللہ کی کتاب کو اچھی طرح پکڑ لو اور اس کو مضبوطی سے تھام لو پس جو بندہ قرآن کریم کی آیات میں غور و فکر کرے گا اور اس کے احکام پر عمل کرے گا تو اس کو اللہ کی رضا اور ہدایت ورحمت حاصل ہوگی اور آخرت میں اس کو نور عطا کیا جائے گا جو اس کے سامنے چمک رہا ہوگا رب کریم جل جلالہ کا ارشاد ہے : (كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ)[2]. یہ کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے، تاکہ آپ انسانوں کو ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے نکال کرا جالے کی طرف لائیں، یعنی اس ذات کے راستے کی طرف جو غالب ہے اور لائق حمد ہے یوں تو پورا کریم خیر و برکت اور رشد و ہدایت سے ہے اور قلب کی پاکیزگی اور نور ایمانی کا ذریعہ ہے مگر اس کی بعض سورتوں کو خصوصی اور امتیازی مقام حاصل ہے انہیں میں سُورَۃ فَاتحہ اور سُورَۃ بقرہ کی آخری آیات بھی شامل ہیں ہے سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک رسول

---

(١) مسلم : ٢٤٠٨ .
(٢) إبراهيم : ١ .

اللہ ﷺ نے ایک آواز سُنی آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُوپر اٹھایا تو حضرت جبرئیل نے فرمایا:« هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، وَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ»(١).

یہ آسمان کا ایک ایسا دروازہ ہے جو صرف آج ہی کھولا گیا اور آج سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔ پھر اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا تو حضرت جبرئیل نے بتایا! یہ ایسا فرشتہ ہے جو صرف آج نازل ہوا آج سے پہلے یہ کبھی نازل نہیں ہوا۔ اس فرشتے نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کہا آپ کو ان دو نوروں کی خوشخبری ہو جو صرف آپ ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں اور آپ ﷺ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں عطا کئے گئے۔ ایک سورۃُ الفاتحہ اور دوسرا سورۃُ البقرہ کا آخری حصہ: آپ ان میں سے جتنے حروف بھی پڑھیں گے آپ کو ان کا عظیم اجر وثواب عطا کیا جائے گا۔ اسی طرح سورۂ کَہف کی تلاوت کا بے انتہا اجر وثواب ہے یہ مومن کیلئے نور ایمانی اور فلاح و کامرانی کا سبب ہے جمعہ کے دن سورۂ کَہف کی تلاوت کی فضیلت اس حدیث میں ملاحظہ فرمائیں:« مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ

(١) مسلم : ٨٠٦ .

الْجُمُعَةِ؛ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ»[1]. جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے تو اسکے لئے دونوں جمعہ کے درمیان نور روشن ہوگا یعنی اللہ تعالی اس کے قلب میں ایک نور ظاہر فرمائے گا جو ہر وقت اور ہر حال میں اس کے ساتھ ہوگا اور وہ نور اس کے اعمال کے ساتھ آسمان کی طرف بلند ہوگا[2]

رفیقانِ گرامی قدر! اچھی طرح وضو کرنے والا بندہ اللہ تعالی کو بے انتہاء محبوب ہوتا ہے بلاشبہ آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ وضو کو مکمل کرنا نورِالٰہی کا سبب ہے قیامت کے دن ایسے بندوں کے چہرے اور اعضاء روشن ہوں گے رحمت عالم ﷺ کا ارشاد ہے:« إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ»[3]. میری امت کے لوگوں کو قیامت کے دن پُکارا جائے گا جبکہ وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانی اوران کے ہاتھ پاؤں بالکل روشن ہوں گے، یعنی ان کی پیشانی اوران کے ہاتھ پاؤں سے نور پھوٹ رہا ہوگا[4] پس جب بندہ خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے اس کے بعد خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ مُعاف ہوجاتے ہیں اور اس کے نور میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے کیونکہ نماز سراپا

(١) السنن الكبرى للبيهقي : ٦٢٠٩ ، وسنن الدارمي : ٣٤٥٠.
(٢) التنوير شرح الجامع الصغير : ٣٤٨/١٠.
(٣) متفق عليه .
(٤) المسالك في شرح موطأ مالك : (١٠٥/٢).

نور ہے رحمتِ کونین ﷺ کا فرمان ہے:« الصَّلَاةُ نُورٌ»[1]. نماز سراپا نور ہے یعنی قیامت کے دن بندے کی نماز کا اجر وثواب نور کی صورت میں عطا کیا جائے گا [2]حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے نماز کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :« مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[3]. پس جو بندہ نماز کی پابندی اور مُحافَظت کرے گا تو قیامت کے دن نماز اس کیلئے نوراور روشن دلیل اور آگ سے نَجات کا ذریعہ ہوگی پھر جو بندہ عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے اور رات کی تاریکی میں مسجد تک پہونچنے کا اہتمام کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کو کامل اور مکمل نور عطا فرمائے گا سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے:« بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[4]. تاریکیوں میں مسجد جانے والوں کو قیامت کے دن نور تام کی بشارت دیدو، یعنی مسجد میں آنے جانے اور اس میں نماز ادا کرنے کا ثواب قیامت کے دن اللہ کی طرف سے نور کی صورت میں عطا کیا جائے گا جس کو بندے اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے جبکہ دنیا میں یہ نور ان کے قلوب میں جلوہ افروز

---

(١) مسلم : ٢٢٣.
(٢) شرح النووي على مسلم : (١٠١/٣).
(٣) أحمد : ٦٥٧٦ .
(٤) أبو داود : ٥٦١ ، والترمذي : ٢٢٣ ، وابن ماجه : ٧٨١ .

رہتا ہے[1] اور اعضاء وجوارح نیز اعمال وافعال میں اس کی نورانیت اور برکت ظاہر ہوتی رہتی ہے

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! باری تعالی نے اپنے بندوں کو دعا کا حکم فرمایا ہے اور ان کی دعاوں کو قبول کرنے کا سچا وعدہ فرمایا ہے اس لئے دنیا اور آخرت کے نور کیلئے ہمیں مخلصانہ دعا کرنی چاہیے اس سلسلے میں دعاوں کا بڑا اثر ہے نبیٔ کریم ﷺ جب نماز تہجُّد کیلئے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: «اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ»[2]. یا اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں تو زمین وآسمان کا نور ہے تہجُّد کی ادائیگی کے بعد جب فجر کی اذان ہوجاتی اور آپ ﷺ نماز کیلئے نکلتے تو اپنے اعضاء وجوارح کیلئے اللہ تعالی سے نور کی دعا کرتے اور اپنے تمام مُعاملات کی آسانی ورہنمائی کا سوال کرتے[3] اور اس دعا سے اپنے دن کا استقبال فرماتے: «اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَتَحْتِي نُورًا، وَأَمَامِي نُورًا، وَخَلْفِي نُورًا، وَعَظِّمْ لِي نُورًا»[4]. اے اللہ میرے قلب میں نور پیدا فرما اور میری بصارت

---

(١) فتح الباري لابن رجب: (٢/٥٤٤).
(٢) متفق عليه.
(٣) شرح النووي على مسلم: (٦/٤٥).
(٤) متفق عليه، واللفظ لمسلم.

میں نور پیدا فرما اور میری سماعت میں نور پیدا فرما اور میری داہنی جانب اور میری بائیں جانب نور کردے اور میرے او پر اور میرے نیچے نور کردے اور میرے آگے اور میرے پیچھے نور کردے اور میرے نور کو عظیم فرمادے، سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکثرت اس دعا کا اہتمام فرماتے تھے: رَبَّنَا أَصْلِحْ بَيْنَنَا، وَاهْدِنَا سَبِيلَ الْإِسْلَامِ، وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ[1]. اے ہمارے رب ہمارے درمیان اصلاح فرمادے ہم کو اسلام کی راہوں کی ہدایت دیدے اور ہم کو تاریکیوں سے نور کی طرف (نکال کر) نجات عطا فرمادے یا اللہ یا کریم ہم کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نوازدے ہمارے قلوب میں نور پیدا فرمادے اور آخرت میں ہم کو نور عطا فرما کر جنت میں داخل فرمادے *** فَاللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا نُورًا، وَارْزُقْنَا فِي الْآخِرَةِ نُورًا، وَوَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:( **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) الأدب المفرد : ٦٣٠.

(٢) النساء : ٥٩.

## الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، سُبْحَانَهُ هُوَ النُّورُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَلِيُّ الصَّالِحِينَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام کا سچا وعدہ ہیکہ وہ اطاعت وعبادت کرنے والے مومنین اور مومنات کو پاکیزہ اور خوشگوار زندگی عطا فرمائے گا درحقیقت اللہ تعالی نے تمام اعمال صالحہ میں ایک نورانیت اور برکت رکھی ہے نیکیوں کی بدولت بندے کے چہرے پر رونق دل میں طمانیت اور دنیا اور آخرت میں نورانیت نصیب ہوتی ہے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ نیکیوں کی برکت سے قلب میں نور اور چہرے پر چمک اور رونق پیدا ہوتی ہے(١) خدائے عادل جَلَّ جَلَالُهُ نے عدل وانصاف کو دین کے بنیادی احکام میں شامل فرمایا اسی لئے زمیں میں عدل وانصاف کرنے والے قیامت کے دن نور کے ممبروں پر ہوں گے رسول رحمت ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ»(٢). انصاف کرنے والے بندے

---

(١) تفسير ابن كثير : (٣٦١/٧) .
(٢) مسلم : ١٨٢٧ .

اللہ کی نزدیک نور کے ممبروں پر ہوں گے اسی طرح فقط اللہ کیلئے باہمی الفت و محبت کو عام کرنا اللہ تعالی کو بہت زیادہ محبوب ہے جو بندے آپس میں لِلّٰہ فِی اللہ تعلق قائم کر تے ہیں باہم محبت وتعاون کا معاملہ کرتے ہیں قیامت کے دن ان کو بھی نور کا ممبر عطا کیا جائے گا ایک حدیث قدسی میں رب ذوالجلال والاکرام نے اس طرح بشارت دی ہے :« قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلاَلِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ»(١). باری تعالی ارشاد کا ہے خالص میری عظمت وجلال کی بنا پر آپس میں محبت کرنیوالوں کے لئے نور کے ممبر ہونگے ان بندوں پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے اس عظمت وفضیلت کا تقاضا ہیکہ ہم اعمال صالحہ کا اہتمام کریں نیکیوں میں سبقت کریں اور اپنے بچوں کیلئے اسوہ اور نمونہ بنکر اسی نہج پر انکی تربیت کرتے رہیں تاکہ ہمیں دنیا اور آخرت میں اللہ کا نور عطا کیا جائے اور ہم کو اللہ کی رحمت اور جنت نصیب ہو آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہمارے قلوب میں نور پیدا فرما دے اور ہمارے پورے وجود کو نورانی بنا دے اور آخرت میں ہم کو نور سے منور فرماکر جنت الفردوس میں داخل فرما دے *** هَذَا

(١) الترمذي : ٢٣٩٠.

وَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ وَالسَّلاَمِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:( **إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[(١)].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ زِدْنَا إِيمَانًا وَيَقِينًا، وَعَوْنًا وَتَوْفِيقًا، وَمَحَبَّةً وَتَلاَحُمًا، وَاغْفِرْ لَنَا وَلآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَبَارِكْ فِي أَوْلاَدِنَا، وَأَدِمِ السَّعَادَةَ فِي بُيُوتِنَا وَوَطَنِنَا، وَاجْعَلْنَا بَارِّينَ بِآبَائِنَا، وَاصِلِينَ لِأَرْحَامِنَا.

**اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفةَ بن زايدٍ لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِد، وَالشَّيْخَ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ يَتَنَعَّمُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

---

(١) الأحزاب : ٥٦ .

**اللَّهُمَّ احْفظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ احْفَظْهُمْ بِحِفْظِكَ، وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ نَصْرَكَ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

**عِبَادَ اللَّهِ:** اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.